سوال

(259) حرام کو حلال کرنے کا اختیار علماء کو ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارڈف سے غلام حسین دریافت کرتے ہیں

اس ملک میں مارگیج وغیرہ کا جو سسٹم ہے یعنی اس میں سود وغیرہ کا اس کی حرمت میں ہمیں توشبہ نہیں مگر کچھ لوگ بلکہ علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس گھر نہ ہو اور رقم بھی نہ ہو تو وہ سود پر قرض لے سکتا ہے۔ کچھ حاجی اور مولوی صاحب جن کو ہم جانتے ہیں بڑی خوشی سے یہ کام کر رہے ہیں کیا واقعی ایسی کوئی گنجائش ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ مکانات یا دکانیں خریدنے کے لئے سود پر قرض لینا تو ''صراط مستقیم'' میں ہم متعدد بار اس موضوع پر لکھ چکے ہیں کہ سود کی کوئی شکل بھی جائز نہیں۔ جو علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ لکھ کر اپنے دلائل سے ہمیں آگاہ کریں۔ ہم ان کے دلائل صراط مستقیم میں شائع بھی کریں گے اور ان پر روشنی بھی ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ کسی چیز کو حلال کرنا اتنا آسان نہیں جتنا ان لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔ کسی مولوی صاحب یا حاجی صاحب کو کوئی عمل ہمارے لئے حجت نہیں بن سکتا۔ ہمارے لئے دلیل اور حجت صرف قرآن وحدیث ہیں۔ ہاں اگر کوئی آدمی مرنے لگا ہے اور اگر وہ سود پر قرض نہ لے تو زندہ نہیں رہ سکتا تو اس کے لئے اس قدر اجازت ہو سکتی ہے جس سے اس کی زندگی بچ جائے۔ یا اس طرح کی مجبوری کی کوئی اور شکل ہو۔ جو لوگ اس ملک میں سود دینے کو جائز اور لینے کو ناجائز کہتے ہیں۔ اگر ان سے دلائل لکھوا کر آپ ہمیں بھیج دیں تو ہم ان پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص553